# اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور سائنس

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

ترتیب و پیشکش مولانا محمد ذوالقرنین قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! امیر جماعت اہلسنت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ نے چند ماہ قبل اپنے امریکہ کے تبلیغی دورے سے واپسی پر دارالعلوم امجدیہ کی بزم امجدی رضوی کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں وہاں کے کچھ تبلیغی حالات سے متعلق اظہار خیال فرمایا ان میں سے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے علم سے متعلق ان کی گفتگو قلم بند کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے امریکہ میں ایک جگہ دورانِ تقریر کہا کہ لوگ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو فقط ایک عالمِ دین سمجھ کر ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ و دیگر کتب کا مطالعہ کر کے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کی کتب خصوصاً فتاویٰ رضویہ وغیرہ میں تو صرف نماز، روزہ، زکوۃ، حج، طلاق بیع وغیرہ کے شرعی مسائل کا بیان ہے۔ آج کل کے اس جدید سائنس (Science) اور ٹیکنالوجی (Tecnonogy) کے دور میں بہت ترقی ہوئی لوگ چاند پر پہنچ گئے، مریخ پر کمند ڈال رہے ہیں لیکن ہم ابھی تک وہیں کھڑے ہیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم دین تھے لیکن جدید و قدیم علوم پر ان کی دسترس کا یہ عالم تھا کہ کسی بھی شعبۂ زندگی سے متعلق کوئی بھی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو اعلیٰ حضرت اس کا بھی مدلل جواب عطا فرماتے۔ اور باتوں کو تو چھوڑیئے فقط ایک مسئلہ تیمم کی بات سنئے کہ جب اس بارے میں اعلیحضرت سے سوال کیا گیا کہ تیمم کن چیزوں سے جائز ہے؟ تو اعلیٰ حضرت کی تحقیق کا دریا جوش میں آیا اور اس ضمن میں زمین سے نکلنے والی معدنیات پر ایک عظیم تحقیق (Research) اپنے فتاویٰ رضویہ میں کی۔ اور فرمایا کہ تیمم ہر اس شی سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون کون سی اشیاء زمین کی جنس سے ہیں جن سے تیمم جائز ہے

اعلیٰ حضرت نے اپنے فتاویٰ میں (311) تین سو گیارہ چیزوں کا بیان کیا، ایک سو اکیاسی (181) سے تیمم جائز جن میں (74) چوہتر منصوص اور (107) ایک سو سات کے متعلق فرمایا یہ زیاداتِ فقیر میں اور (130) ایک سو تیس اشیاء سے تیمم ناجائز، جن میں (58) اٹھاون منصوص اور (72) بہتر زیاداتِ فقیر فرمایا، اس کے بعد اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ "ایسا جامع بیان اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا بلکہ زیادات تو درکنار اتنے منصوصات کا استخراج بھی سہل نہ ہو سکے گا"۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم ۱۹۸۵ء کی قومی اسمبلی میں تھے محترم حاجی محمد حنیف طیب صاحب ہمارے گروپ سے پیٹرولیم کے مرکزی وزیر تھے ہمیں اپنی

شکریہ "رفیق علم" سالانہ مجلہ دارالعلوم امجدیہ کراچی

www.AlahazratNetwork.org

منسٹری میں معدنیات سے واسطہ پڑتا تھا مگر یہ حقیقت ہے کہ ہماری وزارت قدرتی وسائل و معدنیات کے پاس بھی اتنی جنسوں کی معلومات نہیں تھی جو فتاوی رضویہ میں درج ہیں، مگر اعلی حضرت کی تحقیق دیکھیں کہ زمین کی ایسی ایسی اجناس کے نام گنوائے کہ جن کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا اور یہ کوئی چھوٹی بات نہیں، کسی ماہر معدنیات سے جاکر پوچھیں کہ زمین کی اجناس میں کون کون سے اشیاء داخل ہیں تو وہ ماہر بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ اشیاء کے نام نہیں بتا سکے گا، مگر یہ ہمارے امام کا تحقیقی کارنامہ ہے کہ کتب فقہ میں مجموعی طور پر جنس زمین سے ۷۴ ایسی اشیاء مذکور ہیں جن سے تیمم جائز ہے لیکن ہمارے امام نے اپنی تحقیق مزید سے ان (74) پر (107) کا اضافہ فرما کر اس تعداد کو (181) تک پہنچادیا جو کہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔

آخر میں شاہ صاحب نے فرمایا کہ معدنیات سے تعلق رکھنے والے ماہرین کو چاہیے کہ وہ ہمارے امام، امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی کا ضرور مطالعہ کریں اور اس سے استفادہ کریں تاکہ ان کو معدنیات پر تحقیق کرنے میں آسانی ہو اور وہ خود فیصلہ کریں کہ فتاوی رضویہ شریف علوم و معارف اسلامیہ کا بحرِ ذخار ہونے کے ساتھ ساتھ سائنسی علوم میں بھی کس قدر بلند مقام کا حامل ہے۔

اب آیئے ہمارے امام کی مزید سائنسی تحقیقات (Scientific Research) کی طرف کہ جن کو پڑھ کر فیصلہ ہوجاتا ہے کہ ہمارے امام ایک عظیم فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم سائنسدان (Scientist Eminent) بھی تھے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ سائنسدانوں کی ہر بات درست نہیں ہوتی کیونکہ تحقیق کے ساتھ ساتھ ان کے قوانین بدلتے رہتے ہیں مگر اللہ تعالی اور انکے پیارے رسول ﷺ کے قوانین اور اصول نہیں بدل سکتے۔ یہ جملہ معترضہ اس لئے لایا کہ آج زیادہ تر ہمارا معاشرہ سائنس کی باتوں کو مانتا ہے مگر اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کے فرمان کو نہیں سمجھتا مثلاً وہابیوں کی طرح پہلے کچھ زیادہ پڑھے لکھے (جاہل) سائنسدانوں نے سائنس کے نقطۂ نظر سے حضور اکرم ﷺ کے معراج کی رات آسمانوں اور پھر وہاں سے لامکاں پہنچنے کو اس طرح تولا کہ طبعیات (Physics) کی ایک شاخ سکونیات (Statics) ہے اس کے مطابق کوئی ثقیل جسم اپنا مرکز ثقل (Centre of Gravity) چھوڑ کر نہیں جاسکتا کیونکہ زمین تمام اجسام کا اپنے مرکز کی طرف کھینچ رہی ہے اور اگر کوئی جسم کسی قوت کی وجہ سے اوپر جائے تو پھر زمین اس جسم کو اپنے مرکز کی طرف کھینچ لے گی۔ مثلاً آپ کسی گیند کو اوپر کی جانب قوت لگا کر پھینک دیں تو وہ اوپر جاکر پھر نیچے آجاتی ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے جاہل سائنس دان بولے کہ حضور ﷺ کا جسم اپنا مرکز چھوڑ کر اوپر کس طرح گیا؟ اور اگر براق پر سوار ہوکر گئے تو براق کے ساتھ جسم کا وزن اور بڑھ گیا چنانچہ براق کچھ قوت لگانے کے بعد اوپر چلا جاتا تو اس کو پھر نیچے زمین کے مرکز کی طرف آنا چاہیے تھا جب کہ ہم سنتے ہیں کہ حضور ﷺ تو آسمانوں سے بھی اوپر تشریف لے گئے تو مرکز ثقل چھوڑ کر کیسے گئے-؟ یہ ہے حضور ﷺ کی محبت کے بغیر سائنس پڑھنے کا فائدہ کہ جناب سائنس پڑھ پڑھ کر اللہ تعالی کی شان اور اس کے محبوب ﷺ کے مرتبے کو بھول گئے، تو جو سائنس اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کے فرمان سے ہٹ کر ہو تو اس سائنس کو ہم نہیں مانتے۔ بہر حال بات چل رہی تھی مرکز ثقل (Centre of Gravity) کی کہ حضور ﷺ مرکز ثقل چھوڑ کر اوپر کیسے گئے-؟

www.AlahazratNetwork.org

ہم کہتے ہیں کہ بقول آپ کے آج سائنسدان چاند پر پہنچ گیا ہے تو اس سائنسدان کا بھی تو جسم تھا یہ کیسے پہنچا-؟ اگر تم کہو گے کہ یہ سائنس کا کمال ہے تو ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا آسمان پر تشریف لے جانا اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا کمال ہے، اسی طرح تمہارا جہاز (Aeorplane) اگر نیوٹن کے تیسرے قانونِ حرکت newton's Third Law of Motion) کے مطابق اوپر اڑ جاتا ہے اور دور دراز مقامات کی طرف جاتا ہے اور پھر واپس آجاتا ہے اور جہاز سائنسدانوں کا بنایا ہوا ہے تو ہمارے رب کی طرف سے آیا ہوا جہاز (براق) قدرت کے بنائے ہوئے قوانین حرکت کے مطابق مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں پر کیوں نہیں جاسکتا؟

بتانا یہ مقصود تھا کہ سب سے پہلے ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے فرمان پر ہے کہ جو وہ ارشاد فرمائیں ان کے فرمان کے آگے ہم کسی سائنسی نظریہ یا کسی سائنسدان کی (غلط) بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ بہر حال موضوع کہیں اور نکل گیا میں بتا رہا تھا کہ زمین کی جنسوں کے علاوہ ہمارے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی مزید سائنسی تحقیقات کو آپ فتاویٰ رضویہ میں دیکھ سکتے ہیں کہ جن پر ہمارے امام نے نفیس تحقیق کی ہے

اسی طرح سائنس پڑھنے والے لوگ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ پانی (Water) کے متعلق سائنسی نظریہ یہ ہے کہ پانی بے رنگ (Colourless) ہے یعنی پانی کا کوئی رنگ نہیں جس برتن میں رکھا جائے اسی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے، لیکن امام احمد رضا علیہ الرحمۃ پانی کے رنگ سے متعلق اپنی سائنسی تحقیق کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پانی بے لون یعنی بے رنگ (Colourless) ہے خود کوئی رنگ نہیں رکھتا جیسا کہ احمد بن ترکی المالکی نے جواہر زکیہ میں پانی کی تعریف یہ کی ہے کہ پانی ایک ایسا بہنے والا جوہر لطیف ہے جس کا اپنا کوئی رنگ نہیں بلکہ وہ برتن کے رنگ سے رنگدار دکھائی دیتا ہے۔

لیکن اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تحقیق فرماتے ہیں کہ ان (صاحب جواہر زکیہ) پر لازم تھا کہ وہ یوں تعریف کرتے کہ وہ ملنے والی چیز سے رنگ دار ہوتا ہے۔ کیونکہ آخری جملہ بیان کا محتاج ہوتا ہے اسلئے اس کتاب کے محشی سفطی مالکی نے کہا ہے کہ شفاف ہونے کی وجہ سے برتن کا رنگ اس میں ظاہر ہوتا ہے جب سبز برتن میں ڈالیں تو سبزی پانی کو نہیں لگتی بلکہ وہ رقت کی بنا پر برتن کے لئے حاجب نہیں بنتا۔ فرماتے ہیں اسی طرح پانی کے رنگ کی نفی میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ برف شفاف اجزاء سے مرکب ہے اس کا کوئی رنگ نہیں ہے بلکہ وہ پانی کے باریک اجزاء ہیں لہذا جب برف کا کوئی رنگ نہیں تو پانی کا بھی رنگ نہیں ہوگا اس لئے کہ ایسا ہوسکتا ہے کہ اجزاء باریک ہونے کی وجہ سے رنگ ظاہر نہ ہوتا ہو۔

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ! میں کہتا ہوں کہ ایسا ہرگز نہیں، کیوں کہ آپ دیکھتے ہیں کہ بادل کے بخارات میں رنگ ظاہر ہوتا ہے اور یہ رنگ پانی کے اجزاء کا رنگ ہے حالانکہ یہ اجزاء برف کے اجزاء سے زیادہ باریک ہیں یہی وجہ ہے کہ برف اوپر سے گرتی ہے اور بخارات اوپر کو اٹھتے ہیں اور باریک اجزاء جب علیحدہ ہوں نظر نہیں آتے تو اس کا رنگ کیونکر نظر آئے لیکن جب یہ باریک اجزاء جمع ہوں تو نظر آتے ہیں تو اس وقت ان کا رنگ بھی نظر آئے گا جیسا کہ بخارات اور دھوئیں میں۔ لہذا پانی کے چھوٹے چھوٹے اجزاء جمع ہو کر ان میں رنگ نظر آئے گا اور یہی چیز پانی کا رنگ کہلائے گی جو عقل سے بعید نہیں) اگر پھر بھی پانی کا رنگ دار ہونا سمجھ میں نہ آئے تو اب پانی کے رنگ کے اثبات

www.AlahazratNetwork.org

کے لئے آپ ایک ایسا قاعدہ کلیہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر اسے سمجھا جائے تو ان شاء اللہ پانی کے رنگ کا اثبات خود بخود ہو جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ابصار عادی دنیاوی کے لئے ''مرئی ذی اللون'' ہونا شرط ہے بالکل مرئی نہیں مگر لون وضیاء، تو پانی بے لون کیونکر ہو سکتا ہے''۔

یعنی دنیا میں کسی چیز کو عادتاً دیکھنے والے کے لئے اس چیز کا رنگ دار ہونا شرط ہے اور اس چیز کا رنگ دار ہونا یا تو بطور رنگ کے ہوگا یا بطور چمک کے یعنی اس چیز میں یا تو کوئی نہ کوئی رنگ ہوگا یا کوئی نہ کوئی چمک۔ اسی طرح پانی بھی ایک ظاہری چیز ہے تو اس کو دیکھنے کے لئے وہ کس طرح بے رنگ ہوگا، ہاں ہوا کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ اس کا کوئی رنگ نہیں کیونکر اسے ہم عادتاً دیکھ نہیں سکتے ہیں۔

مثلاً کوئی کہے کہ میں گھر کے پیچھے ہوا دیکھ کر آیا ہوں تو سب اس کو بے وقوف نہیں گے کہ ہوا کو کس طرح دیکھا جا سکتا ہے لیکن اگر کسی نے کہا کہ میں گھر کے پیچھے پانی دیکھ آیا ہوں تو پھر ہر کوئی مان لے گا کیونکہ وہ دیکھا جا سکتا ہے اس لئے کہ ضرور اس کا رنگ ہے اگر رنگ نہیں ہوتا تو دیکھا بھی نہیں جا سکتا بخلاف ہوا کہ اس کا رنگ نہیں اس لئے دیکھی بھی نہیں جا سکتی۔ لہذا ثابت ہوا کہ پانی رنگ دار ہے، (Colourless) بے رنگ نہیں۔ یہ ہے ہمارے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی سائنسی تحقیق (Scientific Research) جس سے پانی کا رنگ دار ہونا ثابت ہوا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر پانی کا رنگ کیسا ہے؟ تو پانی کا رنگ کے بارے میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سفید (White) ہے اور بعض نے کہا سیاہ (Black) ہے جب کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نہ سفید کہتے ہیں نہ خالص سیاہ بلکہ سوادِ خفیف کہتے ہیں، وہ کیسے! آیئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سائنسی و علمی تحقیقات پر غور کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے سب سے پہلے سفید کہنے والوں کے دلائل کو پیش کیا اور پھر ان کا جواب دیا۔ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا پانی کا رنگ سفید ہے جیسا کہ فاضل یوسف بن سعید اسماعیل مالکی نے حاشیہ عثمانیہ میں یہی اختیار کیا اور تین دلیلیں لائے۔

(۱) مشاہدہ (Observation)

(۲) حدیث شریف، کہ پانی کو دودھ سے زیادہ سفید فرمایا

(۳) برف (ICE) جم کر کیسا سفید نظر آتا ہے

چنانچہ فاضل یوسف کہتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ پانی کا رنگ کیا ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ جو رنگ نظر آتا ہے وہ سفید ہے اور اس کی دلیل ایک حدیث سے بھی ملتی ہے جس میں پانی کی صفت میں کہا گیا ہے کہ وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس حقیقت پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ پانی جم کر جب برف کی صورت میں زمین پر گرتا ہے تو اس کا رنگ انتہائی سفید نظر آتا ہے۔ اب ان کے دلائل کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

### (۱) مشاہدہ (Observation):

فرماتے ہیں کہ مشاہدہ سے پانی کا سفید ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ مشاہدہ شاہد ہے کہ وہ سفید نہیں لہذا جب سفید کپڑے کا کوئی حصہ دھویا جائے تو جب تک وہ خشک نہ ہو اس کا رنگ سیاہی مائل رہے گا۔ یہ پانی کا رنگ نہیں تو کیا ہے؟

اسی طرح دودھ جس میں پانی زیادہ ملا ہو سفید نہیں رہتا بلکہ نیلاہٹ لے آتا ہے (اگر پانی سفید ہوتا تو دودھ کے رنگ میں نیلاہٹ کیوں آتی؟) تو ان دو مشاہدوں سے ثابت ہوا کہ

www.AlahazratNetwork.org

پانی کا رنگ سفید نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔

## (۲) حدیثِ رسول ﷺ:

فاضل مالکی کی پیش کردہ حدیث شریف کے متعلق گفتگو سے قبل کیا پیاری بات ارشاد فرمائی کہ "اس حدیث شریف میں آبِ کوثر اطہر کا ذکر ہے (نہ کہ مطلق پانی کا) اللہ تعالی اپنے احسان اور مہربانی اور اپنے حبیب اکرم، قاسمِ نعمت ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ اور آپ کے آل واصحاب رضی اللہ تعالی عنہم کے طفیل ان کی امت پر کرم فرماتے ہوئے ہمیں بھی حوضِ کوثر سے سیراب فرمائے"، دیکھا آپ نے کہ حدیث شریف سے مستنبط دلیل کا فوراً جواب نہیں دیا کیونکہ یہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے۔ پہلے اللہ تعالی سے بہت پیاری دعا کی اور پھر اس کا جواب دیا، اس کو کہتے ہیں ادب! تو یہ ہے ہمارے امام کا ادب بارگاہِ رسالت علی صاحبھا الصلوۃ والتحیۃ میں، تو فی الحقیقت سائنسدان وہی ہے جو فہم وفراستِ عقل وتدبر اور سائنسی قوت وصلاحیت عطا فرمانے والی ذات اللہ رب العالمین اور اسکے محبوب کریم قاسم ہر نعمت حضور ختمی مرتبت ﷺ اور ان کے جمیع فرمودات کا ادب واحترام اپنی تمام سائنسی تحقیقات میں ہمہ وقت ملحوظِ خاطر رکھے جیسا کہ امامِ اہلِ زمان، دنیائے اسلام کے عظیم سائنسدان سیدی اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت علیہ الرحمۃ کے تحقیقی کلمات نافعہ سے ظاہر ہے۔ غرض آپ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مطلق پانی کا رنگ سفید ہو، اسی حدیث شریف میں اس کی خوشبو مشک سے بہتر فرمائی۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر اور دوسری روایت میں ابیض من الورق یعنی چاندی سے بڑھ کر اجلا حالانکہ پانی اصلاً بو نہیں رکھتا۔ جیسا کہ ابن کمال پاشا نے کہا (نیز شرعی مسئلہ ہے کہ اگر پانی کی بو بدل جائے تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟ اگر بو نہیں ہوتی تو بو کا مسئلہ کیوں؟) آپ جواباً فرماتے ہیں کہ پانی کی بو بدلنے والے قول میں مجاز ماننا ضروری ہے کیونکہ اس کی اپنی کوئی بو نہیں ہے لہذا اس قول سے وہ بو مراد ہوتی ہے جو پانی پر طاری ہوتی ہے فرماتے ہیں وہ تو جنت کا پانی ہے اور اس کے ضد جہنم ہے (العیاذ باللہ) جس کی آگ اندھیری رات کی طرح کالی ہے چنانچہ حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ کیا تم اسے اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو بیشک وہ تارکول (ڈامر) سے بڑھ کر سیاہ ہے۔ چنانچہ اس حدیث شریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ آگ کا اصل رنگ سیاہ ہو یا ہر آگ ایسی ہی خود حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ اسے اس آگ کی طرح سرخ نہ جانو اسی طرح آبِ کوثر والی حدیث شریف سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ مطلق پانی یا ہر پانی سفید ہو۔

## (۳) برف (ICE) کی سفیدی:

اب آپ فاضلِ مالکی کے برف سے استدلال پر جواباً فرماتے ہیں کہ بعد انجماد کوئی نیا رنگ پیدا ہونا اس پر دلیل نہیں کہ یہ اس کا اصلی رنگ ہے۔ خشک ہونے پر خون سیاہ ہو جاتا ہے اور مچھلی کی سرخ رطوبت سفید، تو معلوم ہوا کہ برف کی سفیدی پر استدلال کرتے ہوئے پانی کا رنگ سفید کہنا درست نہیں ورنہ خون کے رنگ کو سیاہ کہنا پڑے گا حالانکہ ایسا نہیں۔ اسی طرح قائلینِ سیاہ کے دلائل مع جوابات ارشاد فرمائے جنہیں فقیر نے بخوفِ طوالت ذکر نہیں کیا۔ من شاء تفصیلا فلیرجع الی فتاوی الامام العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ۔

مذکورہ تحقیقات انیقہ کے بعد اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ اور قانون پانی کے رنگ کے بارے میں کیا

www.AlahazratNetwork.org

ہے؟

فرماتے ہیں ''حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اس کا رنگ سفید بھی نہیں میلا مائل بیک گونہ سوادِ خفیف ہے اور وہ صاف سفید چیزوں کے مقابل آکر کھل جاتا ہے جیسے کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے کی حالت بیان کی۔ تو ثابت ہوا کہ پانی بے رنگ (Colourless) نہیں۔ جیسا کہ سائنسدانوں کا نظریہ ہے بلکہ رنگ دار ہے یہ ہے ہمارے امام کی پانی کے رنگ دار ہونے پر مختصر سائنسی و علمی تحقیق (مزید معلومات کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے)۔

طبعیات (Physiscs) پڑھنے والے اعراد، ابن سینا اور ابن الہیثم وغیرہ سائنسدانوں کے نام بخوبی جانتے ہیں جن کا سائنسی دنیا میں بڑا نام ہے ان کے ایک سائنسی نظریہ کو اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حکماء یعنی قدماء میں سے بعض بے وقوف ہیں جن کی پیروی ابن سینا اور ابن الہیثم نے کی ہے۔ ابن سینا اور ابن الہیثم کی پیروی حکماء کے اس قول میں ہے جس میں حکماء نے تمام رنگوں کے پیدا ہونے میں روشنی کو شرط قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں مثلاً رات کو اندھیرے میں کمرے سے چراغ کو نکال دیا جائے (یعنی لائٹ آف کر لی جائے) تو کمرے میں موجود تمام رنگ دار چیزوں کا رنگ ختم ہو جائے گا اور جب وہ دوبارہ چراغ کو کمرے میں داخل کیا جائے (یعنی لائٹ آن کر لیجائے) تو کمرے میں موجود تمام چیزیں پہلے رنگوں کی ہم مثل رنگ دار ہوں گی، یہ اس لئے کہ ان کے نزدیک معدوم ہونے کے بعد کسی چیز کا اعادہ محال ہے۔ (لہذا پہلا رنگ دوبارہ عود نہیں کرے گا بلکہ اس کی مثل نیا رنگ پیدا ہوگا)۔

فرماتے ہیں!

''میں کہتا ہوں کہ بے شک یہ بات ان کے قول کہ
''شفاف اجزاء میں کسی مزاج کے بغیر ہوا کے ملنے
سے روشنی پیدا ہوتی ہے'' سے بھی بعید ہے''

چنانچہ مسلمان سائنسدانوں کو حدیث پاک سے دلیل دیتے ہوئے لکھا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے مزید آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہوئی پھر ایک ہزار سال حتیٰ کہ سفید ہوئی پھر ایک ہزار سال حتیٰ کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ (رنگ) ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ وہ آگ انتہائی سیاہ ہے جیسے اندھیری رات۔

فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں جہنم کی آگ کے لئے اندھیری ہونے اور روشن نہ ہونے کے باوجود رنگ کا اثبات فرمایا (یعنی جہنم کی آگ میں اندھیرا پن ہوتا ہے اور روشنی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی اس میں رنگ موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح کمرے میں لائٹ آف کرنے کے بعد اندھیرا پن ہوتا ہے اور روشنی نہیں ہوتی مگر اشیاء میں اس کا رنگ موجود ہوتا ہے جو عقل سے بعید نہیں)

نوٹ: جہنم کی آگ کی سیاہی کا ذکر بھی حدیث شریف سے ہمیں معلوم ہوا اور مسلمان، حضور پر نور ﷺ کی ولادت اقدس کی خوشی میں جو روشنی کرتے ہیں اس کی بحث میں براہین قاطعہ میں یہ عبارت مولوی گنگوہی کی کہ ''جو روشنی زائد از حاجات ہے وہ نار جہنم کی روشنی دکھانے والی ہے''۔ محض جہالت اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو فرمائیں کہ وہ کالی رات کی طرح اندھیری ہے مگر اس کو اس میں روشنی سوجھی۔

اسی طرح روشنی کی اشاعت اور انعکاس

www.AlahazratNetwork.org

(Propagation and Reflection) کے ماہرین کیلئے نہایت واضح قوانین اپنے فتاویٰ شریف میں مرتب کئے۔ مثلاً مستوی آئینہ سے شبیہ بنا (Image formed by Plain Mirror)

فرماتے ہیں ''شفیف اجرام کا قاعدہ ہے کہ شعاعیں ان پر پڑ کر واپس ہوتی ہیں ولہذا آئینہ میں اپنی اور اپنے پس پشت چیزوں کی صورت نظر آتی ہے کہ اس نے اشعۂ بصر کو واپس پلٹا یا واپسی میں نگاہ جس چیز پر پڑی نظر آئی گمان ہوتا ہے کہ وہ صورتیں آئینے میں ہیں حالانکہ وہ اپنی جگہ ہیں نگاہ نے پلٹنے میں انہیں دیکھا ہے وہ لہذا آئینے میں دہنی جانب، بائیں معلوم ہوتی ہیں اور بائیں دہنی، ولھذا شئے آئینے سے جتنی دور ہو اسی قدر دور دکھائی دیتی ہے اگرچہ سوگز فاصل ہو حالانکہ آئینہ کا دَل جَو بھر ہے سبب وہی ہے کہ پلٹتی نگاہ اتنا ہی فاصل طے کر کے اس تک پہنچی ہے۔''

## سراب (Mirage) کا عمل:

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دھوپ میں جب ہم دور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں زمین پر پانی نظر آتا ہے حالانکہ وہ پانی نہیں ہوتا اسی کو سراب کہتے ہیں۔ طبعیات جاننے والے اس عمل کو سائنس کی کتابوں میں درج کرتے ہیں اور قوانین مرتب کرتے ہیں تو ہمارے امام نے بھی اپنی سائنسی تحقیقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''جس طرح برف کے باریک باریک متصل اجزاء کہ شفاف ہوتے ہیں نظر کی شعاعوں کو واپس پلٹاتے ہیں، پلٹتی شعاعوں کی کرنیں ان پر چمکتی ہیں اور دھوپ کی سی حالت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ پانی یا آئینے پر آفتاب چمکے اس کا عکس دیوار پر کیسا سفید براق نظر آتا ہے، چنانچہ زمینِ شور میں دھوپ کی شدت میں دور سے سراب نظر آنے کا بھی یہی باعث ہے، خوب چمکتا جنبش کرتا پانی دکھائی دیتا ہے کہ اس زمین میں اجزائے صیقلہ شفافہ دور تک پھیلے ہوتے ہیں نگاہ کی شعاعیں ان پر پڑ کر واپس ہوئیں، اور شعاع کا قاعدہ ہے کہ واپسی میں لرزتی ہیں جیسے آئینے پر آفتاب چمکے دیوار پر اس کا عکس جھل جھل کرتا نظر آتا ہے اسی لئے ہمیں سراب جھل جھل کرتا نظر آتا ہے اور قاعدہ ہے کہ زاویہ انعکاس ہمیشہ زاویائے شعاع کے برابر ہوتے ہیں اشعۂ بصریہ اتنے ہی زاویوں پر پلٹی ہیں جتنوں پر گئی تھیں ان دونوں امر کے اجتماع سے نگاہیں کہ اجزائے بعیدہ صیقلہ پر پڑی تھیں لرزتی جھل جھل کرتی چھوٹے زاویوں پر زمین سے ملی ملی پلٹیں لہذا وہاں چمکدار پانی جنبش کرتا متخیل ہوا۔ (حالانکہ وہ پانی نہیں ہوتا)''

اور فقط یہی نہیں بلکہ آپ فتاویٰ رضویہ کو سائنسی نقطۂ نظر سے دیکھیں تو آپ کو بہت سے سائنسی قوانین معلوم ہوں گے کہ عام سائنس کی کتابس میں ان قوانین کا ملنا بھی مشکل ہے۔ اسی طریقے سے ہمارے امام نے جیومیٹری (Geometry) اور ریاضی (Mathemetics) کے متعلق بھی کافی تحقیق کی ہے فتاویٰ رضویہ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی دیگر کتابوں سے کافی معلومات ہو جائیں گی۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جو سائنسی نظریہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان سے ہٹ کر ہو، ہمارے لئے قابلِ قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کریم ﷺ کا سچا اور باعمل عاشقِ صادق بننے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆

www.AlahazratNetwork.org